8 ادائیگیوں کا توازن

چونکہ کسی مخصوص مدت کے دوران ایک ملک کا دیگر ملکوں کے ساتھ تمام لین دین کا ریکارڈ ادائیگیوں کا توازن کہلاتا ہے، اس لیے عالمی معاشی صورتحال کا جائزہ پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن پر بحث کے لیے ایک مفید تناظر فراہم کرسکتا ہے۔ اس لیے اس باب کے پہلے حصے میں م س12ء کے دوران عالمی اقتصادی صورتحال کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

8.1 عالمی صورتحال[1]

شکل 8.1: جی ڈی پی کی نمو کے عالمی رجحانات

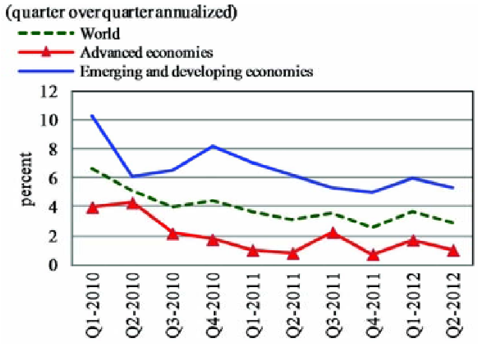

Source: World Economic Outlook

2012ء کے آغاز سے عالمی معیشت کے امکانات زیادہ امید افزا نہیں تھے (**شکل 8.1**)۔ سال گذرنے کے ساتھ ساتھ یوروزون میں شدت اختیار کرتا ہوا قرضہ بحران، مالیاتی اخراجات میں کٹوتیاں اور امریکہ و دیگر ترقی یافتہ ملکوں کے گھرانوں اور فرم کے لیوراجیہ میں مسلسل کمی سے متوقع بحالی کو لاحق خطرات میں اضافہ ہوگیا تھا۔

شکل 8.2: جی ڈی پی نمو

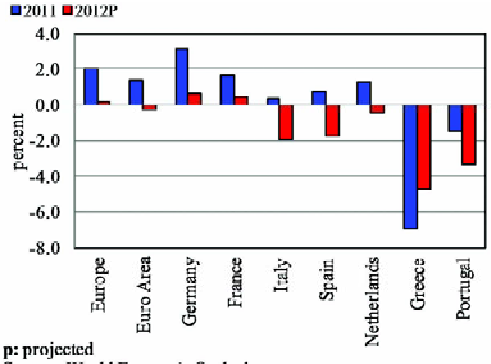

p: projected
Source: World Economic Outlook

او ای سی ڈی میں حالیہ کساد بازاری کا مرکز یوروزون ہے۔ یونان کے بارے میں پالیسی سازوں کے درمیان اتفاق رائے کے فقدان اور کرنسی یونین سے اس کے ممکنہ اخراج کے متعلق افواہوں کے باعث یہ بحران یورو زون کی دیگر بڑی معیشتوں تک پھیل گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسپین میں بینکاری شعبے کے مسائل معاشی بحالی کے لیے اضافی خطرہ بن کر ابھرے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اٹلی اور اسپین میں قرض گیری کی لاگت میں اضافہ اور نجی قرضوں کی نمو میں کمی آرہی ہے۔ مجموعی طور پر یورپ کے امکانات روشن نہیں ہیں اور رواں سال زیادہ تر ممالک کی جی ڈی پی میں کمی متوقع ہے (**شکل 8.2**)۔ حتیٰ کہ جرمنی جس نے اب تک بحران میں مضبوطی کا مظاہرہ کیا ہے اس میں بھی سست روی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں کیونکہ اس کی برآمدات کی طلب سست رفتاری کا شکار ہے۔

ردعمل میں یورپی یونین نے قرضوں کی واپسی کے لیے فنڈز کی مناسب دستیابی یقینی بنانے اور منڈی میں قرض گیری کی شرح کو موافق سطح پر رکھنے جیسے اقدامات کیے۔ ان کوششوں کے باوجود بحران کی شدت میں کمی نہیں آسکی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا حل آسان ہے نہ سستا۔ یورپی یونین کے حکومتی قرض میں سب سے بڑا حصہ یورپی بینکوں کا ہے۔ اگر کوئی ملک اپنے قرضوں پر نادہندہ ہوجاتا ہے تو ان کی بیلنس شیٹس بھی متاثر ہوں گی۔ مالی بحران میں وبائی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بینک کی ناکامی پورے عالمی مالیاتی نظام کی ناکامی پر منتج ہوسکتی ہے۔[2]

1 یہ سیکشن آئی ایم ایف کے عالمی اقتصادی امکانات، جولائی 2012ء سے لیے گئے اعداد و شمار اور معلومات پر مبنی ہے۔
2 آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 10/236 یکم اکتوبر 2010ء، سی ایس ایف ورکنگ پیپر نمبر 1999، 17 نومبر 1999ء۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے 2012ء کے دوران معیشت میں 2.0 فیصد نمو کا امکان ہے جو گذشتہ سال کے مقابلے میں کچھ بہتر ہے۔ تاہم یوروزون میں سست روی اور دسمبر 2012ء میں مالیاتی ترغیبات (نام نہاد 'مالی بوجھ') کے متوقع خاتمے کے باعث ممکنہ بحالی میں رکاوٹ آسکتی ہے۔

برازیل، چین اور خاص طور پر بھارت کی معیشتیں جواب تک عالمی نمو میں اضافے کا اہم محرک رہی ہیں، ان کی معاشی نمو کم ہو رہی ہے۔ خصوصاً جنوری تا مارچ (چوتھی سہ ماہی 2012ء) کی سہ ماہی مسلسل آٹھویں تھی جس میں بھارت کی معاشی نمو میں کمی دیکھی گئی اور یہ نو برسوں کی پست ترین سطح 5.3 فیصد پر آگئی۔[3] مزید برآں م س 12ء میں بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کے باعث بھارتی روپیہ کی قدر تیزی سے گری اور حکومت کی جانب سے اصلاحات پر عملدرآمد کرانے میں ناکامی سے کاروباری اعتماد کو نقصان پہنچا ہے۔ عالمی سرمایہ کاروں کے خطرہ مول لینے سے گریز کے باعث برازیل اور چین میں بھی بلند معاشی نمو کا امکان نہیں۔

آئی ایم ایف نے 2012ء اور 2013ء کے لیے عالمی اقتصادی نمو کی پیش گوئی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں کمی کردی ہے۔ اپریل کی پیش گوئی کے بعد ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں کے لیے شرح نمو کم کردی گئی ہے۔ 2012ء میں اب عالمی معیشت میں 3.5 فیصد نمو کی توقع ہے جو کہ اپریل 2012ء میں کی گئی پیش گوئی سے 10 بیسس پوائنٹس کم ہے (**جدول 8.1**)۔

جدول 8.1: عالمی معیشتوں کے اہم اظہاریے

فیصد	جی ڈی پی نمو			گرانی کی شرح		
	2010ء	2011ء	2012ءت	2010ء	2011ء	2012ءت
دنیا	**5.3**	**3.9**	**3.5**	**3.7**	**4.8**	**4.0**
جدید معیشتیں	**3.2**	**1.6**	**1.4**	**1.5**	**2.7**	**1.9**
امریکہ	3.0	1.7	2.0	1.6	3.1	2.1
یوروزون	1.9	1.5	-0.3	1.6	2.7	2.0
جاپان	4.4	-0.7	2.4	-0.7	-0.3	0.0
برطانیہ	2.1	0.7	0.2	3.3	4.5	2.4
ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں	**7.5**	**6.2**	**5.6**	**6.0**	**7.1**	**6.2**
چین	10.4	9.2	8.2	3.3	5.4	3.3
بھارت	10.6	7.2	6.9	12.0	8.6	8.2
پاکستان	3.8	2.4	3.4	10.1	13.7	12.0
بنگلہ دیش	6.4	6.1	5.9	8.1	10.7	10.4
انڈونیشیا	6.2	6.5	6.1	5.1	5.4	6.2
فلپائن	7.6	3.7	4.2	3.8	4.8	3.4
روس	4.3	4.3	4.0	6.9	8.4	4.8

ت: تخمین شدہ

ماخذ: عالمی اقتصادی آؤٹ لک ڈیٹا بیس

8.2 پاکستان کا بیرونی کھاتہ

م س 12ء میں پاکستان کے بیرونی کھاتے میں 3.3 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا جبکہ م س 11ء میں 2.5 ارب ڈالر کا فاضل تھا۔ گذشتہ سال فاضل کا باعث بننے والے عوامل کی یکبارگی نوعیت کے وجہ سے م س 12ء میں امید کی جارہی تھی کہ بیرونی صورتحال اطمینان بخش نہیں ہوگی۔[4]

م س 12ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کے باعث بیرونی صورتحال میں ابتری کا خدشہ تھا۔[5] نتیجتاً نومبر 2011ء میں

3 ریزرو بینک آف انڈیا کے بلیٹن سے اقتصادی اور زری پیش رفت کا جائزہ، م س 13ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ سے لیے گئے اعداد و شمار۔

4 م س 11ء میں برآمدات میں اضافے کا بڑا حصہ کپاس اور سوتی دھاگے کی قیمتوں میں یکبارگی اضافے کی وجہ سے ہوا جس میں بالترتیب 106.9 فیصد اور 78.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

5 م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے جاری حسابات کا خسارہ 1.33 ارب ڈالر تھا۔

اسٹیٹ بینک نے جاری حسابات کے خسارے کے متعلق اپنی پیش گوئی پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھا کر 5.2 ارب ڈالر اور مجموعی خسارہ 3.4 ارب ڈالر کردیا جو کہ بالترتیب ابتدائی پیش گوئی کے 3.7 ارب ڈالر اور 2 ارب ڈالر سے خاصا زیادہ ہے۔ تاہم، م س12ء میں اصل بیرونی صورتحال پہلی سہ ماہی میں متوقع پوزیشن سے خاصی بہتر تھی (**جدول 8.2**)۔

ماضی کی طرح تجارتی کھاتہ ہی بگاڑ کا اصل سبب تھا جس کا خسارہ گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 50 فیصد بڑھ گیا۔ اس کا سبب پاکستانی برآمدات کی قیمتوں میں تیزی سے کمی اور اہم درآمدات کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔[6] درحقیقت ملکی درآمدی بل میں ہونے والے سارے اضافے کا سبب بلند قیمتیں تھیں کیونکہ درآمدات کی مقدار میں کمی واقع ہوئی تھی۔

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافے سے جاری حسابات کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ ملکی تاریخ میں پہلی بار ترسیلاتِ زر 13.0 ارب ڈالر سے تجاوز کرگئیں جبکہ جاری حسابات کے دیگر تمام زمروں میں م س11ء کے مقابلے میں بگاڑ دیکھا گیا (**جدول 8.2**)۔

جاری حسابات کے خسارے کو پورا کرنا بہت دشوار تھا کیونکہ م س12ء میں سرمایہ و مالی کھاتوں کے فاضل میں 0.6 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ اس کا سبب غیر قرضہ (سرمایہ کاری) اور قرضہ رقوم دونوں کی آمد میں کمی تھی۔ نہ صرف براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ برس کے 1.6 ارب ڈالر سے کم ہو کر 81 کروڑ 20 لاکھ ڈالر رہ گئی بلکہ گذشتہ سال کے مقابلے میں نئے قرضوں کی تقسیم کی سطح بھی پست ہوگئی تھی۔

جدول 8.2: ادائیگیوں کا توازن: اہم اظہاریے

	م س09ء	م س10ء	م س11ء	م س12ء
ارب امریکی ڈالر				
جاری حسابات کا توازن	**-9.3**	**-3.5**	**0.2**	**-4.6**
تجارتی توازن	-12.6	-11.5	-10.5	-15.5
برآمدات	19.1	19.7	25.4	24.7
درآمدات	31.7	31.2	35.9	40.1
خدمات کا توازن	-3.4	-1.7	-1.9	-3.0
آمدنی کھاتے کا توازن	-4.4	-3.3	-3.0	-3.4
کارکنوں کی ترسیلات	7.8	8.9	11.2	13.2
مالی کھاتے کا توازن	**5.6**	**5.1**	**2.1**	**1.5**
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	3.7	2.2	1.6	0.8
جزدانی سرمایہ کاری	-1.1	-0.1	0.3	-0.2
قرضوں کی تقسیم	4.0	4.1	2.8	2.5
قرضوں کی تسکیک	1.9	1.9	2.0	1.9
مجموعی توازن	**-3.1**	**1.3**	**2.5**	**-3.3**
بلحاظ جی ڈی پی				
جاری حسابات کا توازن	**-5.7**	**-2.0**	**0.1**	**-2.0**
تجارتی توازن	-7.8	-6.5	-5.0	-6.7
برآمدات	11.8	11.1	12.0	10.7
درآمدات	19.6	17.7	17.0	17.3
خدمات کا توازن	-2.1	-1.0	-0.9	-1.3
آمدنی کھاتے کا توازن	-2.7	-1.9	-1.4	-1.5
کارکنوں کی ترسیلات	4.8	5.0	5.3	5.7
مالی کھاتے کا توازن	**3.5**	**2.9**	**1.0**	**0.6**
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	2.3	1.2	0.8	0.4
جزدانی سرمایہ کاری	-0.7	0.0	0.2	-0.1
قرضوں کی تقسیم	2.5	2.3	1.4	1.0
قرضوں کی تسکیک	1.1	1.1	0.9	0.8
مجموعی توازن	**-1.9**	**0.7**	**1.2**	**-1.4**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اس کا مطلب یہ ہے کہ بیرونی کھاتوں میں مجموعی خسارے کو ملکی زرمبادلہ کے ذخائر سے پورا کیا جانا تھا جن میں م س12ء کے دوران 3.8 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوگئی تھی (ذخائر اور شرحِ مبادلہ پر سیکشن ملاحظہ کریں)۔ م س12ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی اور اہم عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کی وجہ سے پاکستانی روپے کی قدر میں 9.1 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 11ء میں 0.6 فیصد کی معمولی کمی ہوئی تھی۔

8.3 جاری کھاتہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ م س11ء میں غیر متوقع فاضل حاصل کرنے کے بعد جاری کھاتہ دوبارہ خسارے سے دوچار ہوگیا۔ اگرچہ جاری منتقلیوں (خصوصاً ترسیلاتِ زر) میں 10.2 فیصد اضافہ ہوا تاہم یہ تجارت و خدمات کے کھاتے میں خسارے کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی تھا (**شکل 8.3**)۔

6 کپاس اور سوتی دھاگے کی اکائی قیمتوں میں بالترتیب 28.8 فیصد اور 23.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ پٹرولیم مصنوعات اور خام تیل کی قیمتوں میں بالترتیب 19.7 فیصد اور 29.6 فیصد اضافہ ہوا۔

م س11ء کی پہلی ششماہی میں 2 کروڑ20 لاکھ ڈالر فاضل کے مقابلے میں م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے میں 2.4 ارب ڈالر کا خسارہ ریکارڈ کیا گیا۔ اس کا سبب تیل کی درآمدات کا تیزی سے بڑھنا اور ترسیلات زر میں عارضی سست روی تھی جس کے باعث صرف ستمبر کے مہینے میں ایک ارب ڈالر کا خسارہ ہوا۔[7] جاری کھاتے میں کچھ کمزوری کی توقع تھی لیکن ابتدائی چند ماہ کے دوران اس کی رفتار پالیسی سازوں کے لیے اطمینان بخش نہیں تھی۔ خوش قسمتی سے م س12ء کی دوسری ششماہی کے دوران تجارتی خسارہ کم ہوا اور ترسیلات زر بھی بڑھ گئیں۔

م س12ء کی دوسری ششماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں کے باعث تجارتی خسارے میں کمی ہوئی تھی جبکہ برآمدات نے مسلسل خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اگر ان میں اضافے کا رجحان مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی جیسا رہتا تو مالی سال 12ء کے جاری حسابات کا خسارہ اس سے کہیں زیادہ ہوسکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی بیرونی صورتحال دو اجناس پر بھاری انحصار کرتی ہے تیل کی درآمدات اور کپاس سے متعلق برآمدات۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی قیمتوں میں مضر تبدیلیاں پاکستان کی بیرونی صورتحال پر خاصے اثرات مرتب کرتی ہیں۔

مثبت پہلو یہ ہے کہ پاکستان واحد ملک نہیں ہے جسے خراب بیرونی صورتحال کا سامنا تھا۔ عالمی کساد بازاری کے باعث کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں کی بیرونی صورتحال میں بگاڑ دیکھا گیا (**شکل 8.4**)۔

شکل 8.3: جاری حسابات کے توازن کے اجزائے ترکیبی

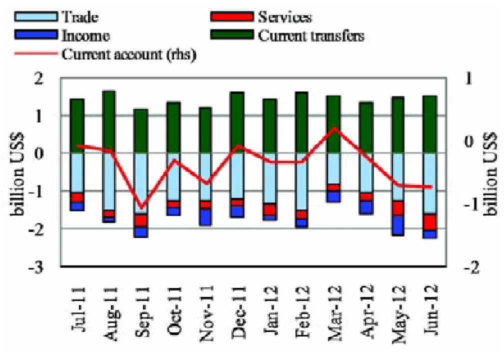

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.4: جاری حسابات کا توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد

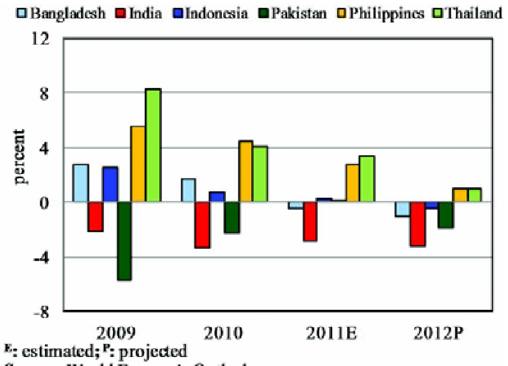

E: estimated; P: projected
Source: World Economic Outlook

عالمی مالی منڈیوں سے قدرے الگ تھلگ ہونے اور پاکستانی برآمدات کی بنیادی نوعیت کے باعث امکان ہے کہ پاکستان کچھ ابھرتی ہوئی معاشی منڈیوں کے مقابلے میں کم متاثر ہوا ہے (**باکس 8.1**)۔

باکس 8.1: عالمی مالی کساد بازاری اور پاکستان پر اس کے ممکنہ اثرات

عالمی مالی بحران دو ممکنہ ذرائع سے پاکستان پر اثر انداز ہوسکتا ہے:

1۔ بینکاری
2۔ بیرونی کھاتے

پاکستانی بینک محدود انکشاف کی وجہ سے نسبتاً محفوظ ہیں:

☆ پاکستانی بینکوں کی کل 9,528 شاخوں میں سے صرف 101 شاخیں بیرونی ممالک میں ہیں۔
☆ بینکاری نظام کے اثاثوں میں پاکستانی بینک اکاؤنٹس کے اوورسیز آپریشنز کا حصہ 10 فیصد سے بھی کم ہے۔
☆ سرمایہ کاری میں بیرون ملک آپریشنز کا حصہ 20 فیصد سے بھی کم ہے۔

7 م س12ء کی پہلی ششماہی کے دوران دبئی خام تیل کی اوسط قیمت 106.6 ڈالر فی بیرل تھی جبکہ م س11ء کی پہلی ششماہی میں 79.2 ڈالر فی بیرل تھی۔

- ☆ بینکاری نظام کے بیرون ملک آپریشنز میں صرف تین بڑے بینکوں کو بالادستی حاصل ہے۔
- ☆ مجموعی امانتوں میں غیر ملکی کرنسی کی امانتوں کی 20 فیصد حد مقرر ہے اور اصل حصہ 13.5 فیصد کے قریب ہے۔

بیرونی لحاظ سے عالمی مالی بحران ذیل میں دیے گئے اجزا پر اثر ڈال سکتا ہے:

- ☆ تجارتی کھاتہ
- ☆ ترسیلات زر
- ☆ مالی و سرمایہ رقوم کی آمد

تجارتی کھاتہ

پاکستان کے تجارتی کھاتے پر عالمی اقتصادی سست روی یا تو بے اثر ہوگی یا مثبت اثر ہوگا۔ اس کا سبب یہ ہے:

- پاکستان کی برآمدات میں کپاس کی کم قدر اضافی کی حامل اشیا (مثلاً سرمئی کپڑا، بستر کی چادریں، تولیے اور اونی ملبوسات وغیرہ) کا حصہ زیادہ ہے، کپاس کی ثانوی مصنوعات (مثلاً دھاگے کے لیے کپاس اور سوتی دھاگہ وغیرہ) اور بنیادی اجناس۔ ان اشیا کی طلب آمدنی کے لحاظ سے غیر لچکدار ہوتی ہے اس لیے ان کی برآمدات میں تیزی سے کمی کا امکان نہیں ہوتا۔

- پاکستان خطے میں تقابلی مصنوعات کی پست ترین اکائی لاگت والے ملکوں میں سے ایک ہے۔

- ☆ پاکستان کی ایشیائی ممالک جیسے چین، افغانستان، مشرق وسطیٰ اور بھارت کو برآمدات بڑھ رہی ہیں۔ مالی بحران نے ان منڈیوں کی طلب پر زیادہ اثرات مرتب نہیں کیے۔
- ☆ پاکستان کے تجارتی کھاتے کو اجناس کی عالمی قیمتوں خصوصاً خام تیل کی قیمتوں میں کمی سے فائدہ پہنچ سکتا ہے جو مزید سست روی کے نتیجے میں عالمی طلب میں کمی کے باعث مزید گر سکتی ہیں۔
- ☆ پاکستان کی 60 فیصد درآمدات خام مال یا ثانوی اشیا پر مبنی ہوتی ہیں۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی سے پاکستان کے درآمدی بل میں خاصی کمی ہوسکتی ہے۔
- ☆ چنانچہ اگر برآمدات موجودہ سطح پر رک جائیں اور درآمدی بل کم ہوجائے تو پاکستان کے بیرونی کھاتے کو فائدہ پہنچے گا۔

بیرون ملک کارکنوں کی ترسیلات زر

- ☆ مالی بحران کے نتیجے میں ملک میں آنے والی ترسیلات زر میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے:

- بیرون ملک مقیم پاکستانی ملازمین کے ملازمت سے ہاتھ دھونے کی صورت میں وہ اپنی بچت واپس منتقل کرنے پر مجبور ہوسکتے ہیں۔
- بیرون ملک مقیم پاکستانی مقامی کرنسی کی قدر میں کمی سے فائدہ اٹھانے کے لیے ترسیلات زر میں اضافہ کرسکتے ہیں۔
- بیرون ملک مقیم بعض پاکستانی ایسے وقت میں اپنے ملک میں سرمایہ کاری کو فائدہ مند سمجھ سکتے ہیں۔

پاکستان کا مالی کھاتہ

پاکستان کا مالی کھاتہ عالمی مالی بحران کے مقابلے میں سب سے زیادہ کمزور ہے۔ چونکہ فاضل پہلے ہی کم ہے اس لیے یہ کمی معمولی نوعیت کی ہوگی۔ اس سے قطع نظر:

- ☆ مالی بحران کے دوران نج کاری کی آمدنی یا سرمائے کی عالمی منڈیوں میں بانڈ کے اجرا سے رقوم کی آمد کم رہے گی۔
- ☆ امداد دینے والے ملکوں کو درپیش مالی مشکلات کے باعث نجی اور دوطرفہ قرضوں میں کمی رہے گی۔
- ☆ اگرچہ آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی سے زرمبادلہ کے ذخائر بدستور دباؤ کا شکار رہیں گے تاہم مالی بہاؤ میں اضافہ پہلے ہی نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے مزید بگاڑ معمولی رہنے کا امکان ہے۔

بیرونی شعبے پر مجموعی اثر

تجارتی کھاتہ	بے اثر/مثبت
ترسیلات زر	مثبت
مالی کھاتہ	بے اثر/منفی
خالص مجموعی اثر	مثبت

م س 12ء کے دوران تجارتی کھاتے کا خسارہ 5 ارب ڈالر بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال ایک ارب ڈالر کی کمی ہوئی تھی۔ بیرونی طلب میں سست روی اور رسد کے لحاظ سے مقامی رکاوٹوں کی وجہ سے ملکی برآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ تیل کی بلند قیمتوں کی وجہ سے درآمدات میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ کھاد کی درآمد کے باعث بھی درآمدی بل میں اضافہ ہوا (تفصیلات کے لیے **سیکشن 8.7** دیکھئے)۔

خدمات کے کھاتے سے تجارتی کھاتے کی کارکردگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ م س 12ء کے دوران خدمات کی درآمدات میں 3.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ برآمدات میں 14.1 فیصد کمی ہوئی۔ خدمات میں اضافے کا اصل سبب تجارت سے منسلک خدمات (مثلاً بیمہ، نقل و حمل اور سفر) تھیں جبکہ اتحادی سپورٹ فنڈ زنہ ملنے کی وجہ سے خدمات کی رقوم کی آمد میں کمی واقع ہوئی۔ م س 12ء کے دوران آمدنی کھاتے کے توازن میں 3.4 ارب ڈالر کے بلند خسارے کے باعث معمولی بگاڑ آیا جو گذشتہ برس 3.1 ارب ڈالر تھا۔ اس کا سبب مقامی بینکاری شعبے کی

شکل 8.5: کارکنوں کی ترسیلات زر

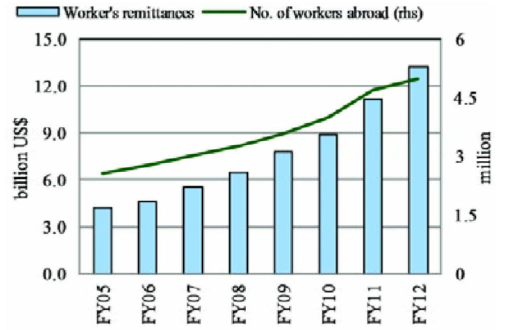

Source: State Bank of Pakistan, Bureau of Emigration and Overseas Employment

شکل 8.6: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا رجحان

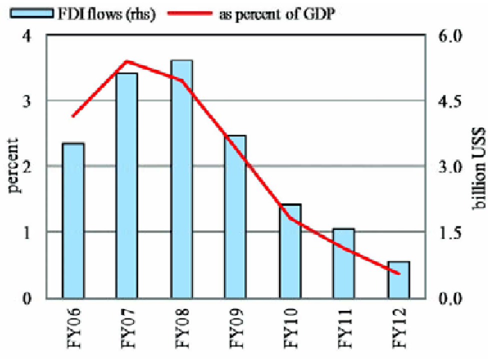

Source: State Bank of Pakistan

نفع آوری میں بہتری تھی جس کے باعث غیر ملکی بینکوں نے زیادہ منافع واپس بھجوایا۔ اس کے علاوہ آئی ایم ایف قرضوں کی سودی ادائیگیاں بھی آمدنی کھاتے کا خسارہ بڑھانے کا سبب بنیں۔

م س12ء کے دوران جاری منتقلیوں میں 10.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م س11ء میں 24.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ جیسا کہ بحث کی جا چکی ہے کہ ریکارڈ ترسیلات زر موصول ہونے سے زیادہ مدد ملی اور اس نے ایف ای 25 امانتوں اور نقد امداد میں ہونے والی کمی کے اثرات کو کافی حد تک زائل کر دیا۔ گذشتہ چند برسوں سے ترسیلات زر میں ہونے والے مستقل اضافے کی وضاحت ان دو عوامل سے ہوتی ہے: (1) بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ اور (2) حکومت اور مرکزی بینک کی طرف سے رقوم کی آمد کو بینکاری ذرائع سے لانے کی کوششیں۔ ہمارے خیال میں اول الذکر کا کردار زیادہ اہم ہے۔ ملک میں روزگار کے محدود مواقع نے ہنرمند کارکنوں کو بہتر ملازمت کی تلاش میں دوسرے ممالک کا رخ کرنے پر مجبور کیا (**شکل 8.5**)[8]۔

تارکین وطن کی تعداد میں اضافے کے علاوہ ترسیلات زر کی بینکوں کے ذریعے آمد و رفت کو سہولت دینے کے لیے حکومت پاکستان اور مرکزی بینک کی طرف سے متعارف کی گئی ایک مشترکہ اسکیم پاکستان ریمی ٹینس انیشی ایٹو (پی آر آئی) نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر م س09ء میں پی آر آئی کے آغاز کے بعد سے بینکوں کے ذریعے موصول ہونے والی سرکاری ترسیلات زر م س12ء میں 70 فیصد سے بڑھ کر 90 فیصد ہو گئیں۔

م س12ء میں بیرونی کرنسی کھاتے آر ایف سی ایز میں خالص رقوم کی آمد کم ہو کر 28 کروڑ 90 لاکھ ڈالر ہو گئی جو گذشتہ سال 36 کروڑ 70 لاکھ ڈالر تھی۔ اس کمی کی سب سے بڑی وجہ کمرشل بینکوں میں رکھی گئی امریکی ڈالرز کی امانتوں کا نکلوایا جانا تھا تاکہ روپے کی قدر میں کمی کے باعث سرمائے کے فوائد حاصل کیے جا سکیں۔

8.4 سرمایہ و مالی کھاتہ

سرمایہ و مالی کھاتے کے فاضل میں مسلسل پانچویں برس کمی واقع ہوئی کیونکہ غیر قرضہ جاتی رقوم (سرمایہ کاری) اور قرضوں کی آمد میں کمی کا رجحان جاری رہا۔[9] جاری حسابات کے خسارے کا حجم نہیں بلکہ مسلسل کمی کا رجحان پالیسی سازوں کی تشویش میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔

گذشتہ چند برسوں کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے بیرونی شعبے کو مدد ملتی رہی تھی جو ایک ارب ڈالر سے کم ہو کر جی ڈی پی کے 0.35 فیصد تک پہنچ گئی ہے (**شکل 8.6**)۔[10] براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کی بنیادی وجہ دو بڑی موبائل فون کمپنیوں کی بے سرمایہ کاری (بیرونی قرضوں کی واپسی) تھی۔ حالیہ برسوں میں پاکستان بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے جو کہ **باکس 8.2** سے ظاہر ہے۔

8 فی کارکن ترسیلات زر م س05ء کے 1600 ڈالر سے بڑھ کر م س12ء میں 2600 ڈالر ہو گئیں۔

9 تعریف میں فرق کی وجہ سے ادائیگیوں کے توازن میں قرضوں کی تقسیم کی رقوم، باب 7 میں دیے گئے اعداد و شمار سے مختلف ہیں۔

10 یہ گذشتہ سال جی ڈی پی کے 0.78 فیصد اور 2007ء میں 3.5 فیصد جی ایس پی کے تقابل سے ہے۔

باکس 8.2: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں علاقائی رجحان: پاکستان بمقابلہ ہمسر ممالک

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو بیرونی کھاتے کے خسارے کی مالکاری کا ایک غیر قرضہ جاتی ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں 2008-09ء کے عالمی مالی بحران نے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر منفی اثر ڈالا تھا۔ تاہم، حالیہ برسوں کے دوران سرمایہ کاروں کے اعتماد میں بہتری سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کسی حد تک بحال ہوگئی ہے۔ البتہ، پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اب تک تیزی نہیں آسکی۔ (**شکل 8.2.1**)۔

''اندرون ملک براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کارکردگی'' کا اشاریہ اس براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا پیمانہ ہے جو ملکوں کو اپنی معیشت (جی ڈی پی) کے حجم کے لحاظ سے حاصل ہوتی ہے۔ اشاریہ کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے:

11-12 Formatted
Chapter
:inal\equation.jpg
not found.

جہاں،

INDi = ملک 'i' میں آنے والی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کارکردگی کا اشاریہ

FDIi = ملک 'i' میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد

FDIw = براہ راست بیرونی عالمی سرمایہ کاری کی آمد

GDPi = ملک کا جی ڈی پی

GDPw = عالمی جی ڈی پی

اگر قیمت ایک سے زائد ہو تو اس کا مطلب ہے کہ معیشت کو اس کے سائز کے مقابلے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری زیادہ موصول ہوئی ہے اور اگر قیمت ایک سے کم ہے تو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم موصول ہوئی ہے۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کارکردگی کے اشاریے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں گروپ میں شامل دیگر کچھ ممالک مستحکم یا بہتری کی راہ پر گامزن ہیں (**شکل 8.2.1**)۔

ابتدا میں یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی عالمی رجحان کے باعث ہے کیونکہ خطے کے دیگر ملکوں کو بھی اسی کمی کا سامنا تھا۔ تاہم حال ہی میں کئی علاقائی ملکوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد شروع ہوگئی لیکن پاکستان میں ابھی تک اس کی بحالی نہیں ہوسکی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے زیادہ کوششیں کرنا ہوں گی خصوصاً اس وقت جب قرضوں کی آمد بھی سست روی کا شکار ہے۔

دلچسپ پہلو یہ ہے کہ عالمی بینک کی طرف سے کاروبار کرنے میں آسانی کی درجہ بندی کے لحاظ سے پاکستان کی پوزیشن بہتر ہے۔ درجہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت، انڈونیشیا اور فلپائن سے بہتر جگہ ہے (شکل 8.2.2)۔ کاروبار کرنے کی لاگت کی رپورٹ میں 183 ملکوں کی مقامی فرمز پر اثرانداز ہونے والے ضوابط کا جائزہ لیا گیا ہے اور کاروباری ضوابط کے 10 شعبوں جیسے کاروبار شروع کرنے، دیوالیہ پن کا حل اور سرحد پار تجارت کے لحاظ سے معیشتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔[11]

جدول 8.2.1: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کارکردگی کا اشاریہ

	2006ء	2007ء	2008ء	2009ء	2010ء	2011ء
بنگلہ دیش	0.36	0.25	0.42	0.37	0.44	0.45
بھارت	0.76	0.62	1.22	1.38	0.77	0.89
انڈونیشیا	0.46	0.45	0.64	0.44	0.99	1.00
پاکستان	1.13	1.10	1.16	0.70	0.58	0.29
فلپائن	0.81	0.55	0.31	0.57	0.33	0.27
جنوبی ایشیا	**0.79**	**0.64**	**1.19**	**1.23**	**0.79**	**0.80**

ماخذ: آئی ایم ایف

شکل 8.2.1: 2011ء میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بہاؤ (سال بسال نمو)

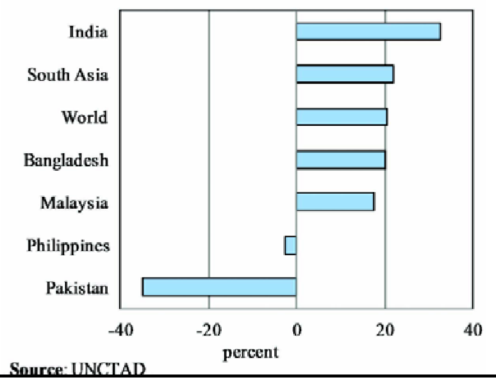

شکل 8.2.2: کاروبار کرنے میں آسانی کی درجہ بندی

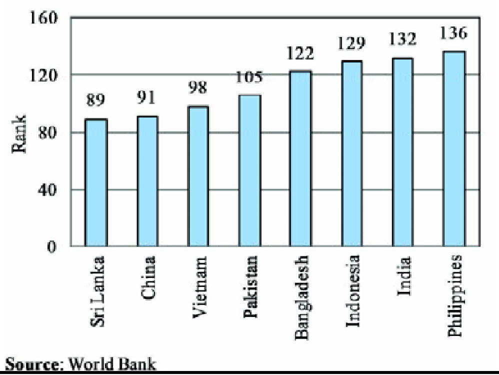

دوسری جانب معاشی ماحول، اداروں کے معیار، انفراسٹرکچر کی سہولتوں، انسانی ترقی کے اظہاریے اور سیاسی خطرہ جنہیں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے اہم عوامل تصور کیا جاتا ہے، کو مدنظر رکھیں تو پاکستان کی صورتحال حوصلہ افزا نظر نہیں آتی۔ عالمی مسابقتی رپورٹ 2011-12ء کے مطابق ان زیادہ تر اظہاریوں میں پاکستان اپنے علاقائی ملکوں سے پیچھے ہے۔ مزید برآں دیگر ممالک کے اظہاریے یا تو بہتر ہوئے ہیں یا (بدستور ساکت) ہیں لیکن پاکستان میں مزید بگاڑ آیا ہے۔ تمام مسابقتی اظہاریوں میں اب پاکستان کا درجہ 100 سے اوپر ہے (**جدول 8.2.2**)۔

11 http://www.doingbusiness.org/reports/global-reports/doing-business-2012

جدول8.2.2:عالمی مسابقتی درجہ بندی12-2011ء

	مجموعی درجہ بندی	ادارے	انفراسٹرکچر	معاشی ماحول	صحت و پرائمری تعلیم	کارگزاری
چین	26	48	44	10	32	26
انڈونیشیا	46	71	76	23	64	56
سری لنکا	52	50	60	116	45	69
بھارت	56	69	89	105	101	37
ویتنام	65	87	90	65	73	66
فلپائن	75	117	105	54	92	70
بنگلہ دیش	108	112	134	75	108	99
پاکستان	118	107	115	138	121	100

142 ملکوں سے نکالی گئی درجہ بندی

ماخذ: عالمی مسابقتی درجہ بندی12-2011ء، عالمی اقتصادی فورم

م س12ء میں جزدانی سرمایہ کاری میں 0.2 ارب ڈالر کی خالص رقوم بیرون ملک بھیجی گئیں جبکہ گذشتہ سال0.3 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ م س12ء کے دوران ایکویٹی اور قرضہ دونوں میں رقوم کا اخراج دیکھا گیا۔ گذشتہ برس کی طرح غیر قرضہ جاتی رقوم میں کمی کے ساتھ قرضہ جاتی رقوم کا بہاؤ بھی کم ہوگیا تھا اور م س12ء میں مجموعی طور پر قرضوں کی وصولی گذشتہ سال کے 2.8ارب ڈالر سے کم ہوکر 2.5ارب ڈالر ہوگئی (**شکل 8.7**)۔

شکل8.7:قرضہ وغیر قرضہ جاتی رقوم کا بہاؤ (خالص)

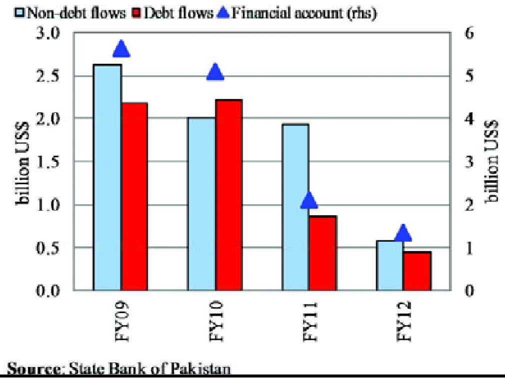

Source: State Bank of Pakistan

گذشتہ سال کے مقابلے میں م س12ء میں پروگرام قرضوں کی تقسیم 1,44 کروڑ ڈالر سے کم ہوکر صرف 8 کروڑ ڈالر رہ گئی جبکہ منصوبہ جاتی قرضے 93 کروڑ 30 لاکھ ڈالر سے بڑھ کر 2,04 کروڑ 90 لاکھ ڈالر ہوگئے۔ چونکہ م س12ء کے دوران منصوبہ جاتی قرضے ملنا بند ہوگئے تھے اس لیے حکومت نے زیادہ تر زیرالتوا منصوبہ جاتی قرضوں کے حصول پر توجہ مرکوز رکھی۔ منصوبہ جاتی قرضے زیادہ تر ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک فراہم کرتے ہیں۔

شکل8.8:درآمدی کوریج تناسب اور ذخائر

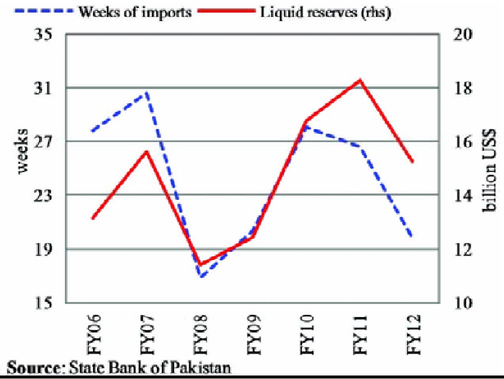

Source: State Bank of Pakistan

8.5 زرمبادلہ کے ذخائر

م س12ء کے اختتام پر پاکستان کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر کم ہوکر 15.3 ارب ڈالر رہ گئے جو ایک سال پہلے 18.2 ارب ڈالر تھے۔ اس کا سبب بیرونی کھاتے میں ہونے والا مجموعی خسارہ تھا (**سلسلے وار چارٹ 8.1**)۔

زرمبادلہ کے ذخائر کے تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ہونے والی تمام کمی کا سبب اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی تھی کیونکہ کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ ذخائر میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ ذخائر میں کمی کا سبب تین عوامل تھے جو یہ ہیں: (1) اسٹیٹ بینک کی طرف سے منڈی میں معاونت جو م س12ء کے دوران خالص فروخت کنندہ رہا، (2) کثیر فریقی رقوم کی آمد 5.3ارب ڈالر سے کم ہوکر 3.7ارب ڈالر رہ گئی اور (3) بیرونی قرضوں کی واپسی: م س12ء کے دوران پاکستان نے 5.8ارب ڈالر کا قرضہ لیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چین کی طرف سے 50 کروڑ ڈالر کی فراہمی سے زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال میں بہتری آ گئی تھی۔

دوسری جانب کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ ذخائر میں اضافے کا بنیادی سبب کارکنوں کی ترسیلات زر میں پائیدار نمو تھی۔ م س12ء کے دوران ریکارڈ ترسیلات زر موصول ہونے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی طرف سے منڈی میں معاونت کے باعث کمرشل بینک اپنے ذخائر پر سمجھوتہ کیے بغیر تیل کی درآمدی ادائیگیاں کرنے کے قابل ہوسکے تھے۔ اس کے علاوہ درآمدکنندگان کی طرف سے ایف ای25 قرضوں کی واپسی سے بھی کمرشل بینکوں کے پاس رکھے گئے زرمبادلہ ذخائر کو تقویت ملی تھی۔[12]

م س12ء کے دوران ملکی ذخائر میں کمی کے باعث زرمبادلہ کی موزونیت کے اظہاریوں میں بگاڑ آیا۔ خصوصاً درآمدی کوریج تناسب جس سے کسی ملک کے مجموعی ذخائر کے ذریعے درآمدی ضروریات پورا کرنے کی صلاحیت ناپی جاتی ہے (درآمدی ہفتوں کے لحاظ سے) م س11ء کے 27.8 ہفتوں سے کم ہوکر م س12ء کے آخر میں 19.9 ہفتے رہ گئی (**شکل 8.8**)۔ بدقسمتی سے اس درآمدی کوریج میں کمی کا سلسلہ م س13ء میں بھی جاری ہے۔

8.6 شرح مبادلہ

م س12ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 9.1 فیصد کم ہوگئی جبکہ گذشتہ سال 0.6 فیصد کی معمولی کمی ہوئی تھی۔ تیل کی بھاری ادائیگیوں اور آئی ایم ایف قرضوں کی واپسی کے باوجود سال کے بیشتر حصے میں روپے کی قدر میں بتدریج کمی ہوئی تھی۔ اس کے بجائے روپے کی قدر جغرافیائی وسیاسی اور منڈی میں منفی احساسات سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر نومبر 2011ء اور مئی 2012ء میں غیر معاشی عوامل کی وجہ سے روپے کی قدر زیادہ تیزی سے گری بہ نسبت سال کے دیگر وقتوں میں۔ **شکل 8.9** میں ملکی ذخائر کی کارکردگی کی بنیاد پر روپے کی حرکت کو دکھایا گیا ہے۔

شکل 8.9: شرح مبادلہ اور زرمبادلہ میں روزانہ اتار چڑھاؤ

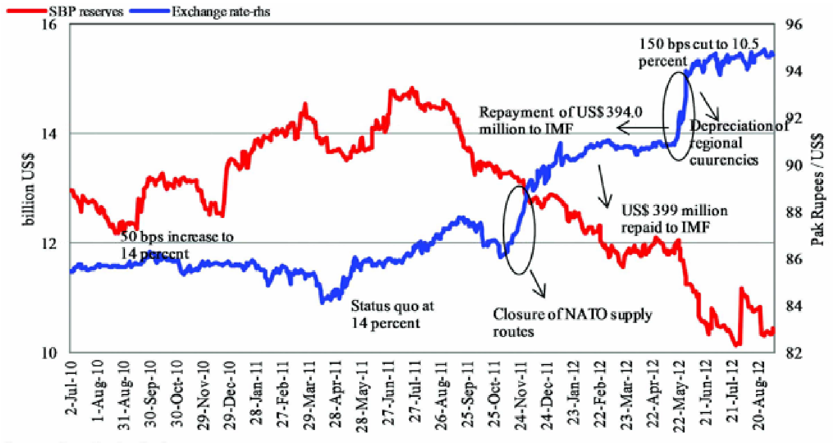

Source: State Bank of Pakistan

عالمی اقتصادی تبدیلیوں نے بھی قدر کے گرنے میں کردار ادا کیا ہے: پورے م س12ء میں صرف پاکستان نہیں بلکہ بیشتر علاقائی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافہ ہوا تھا۔ تاہم جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر نسبتاً کم گری تھی (**شکل 8.11**)۔

نامیہ مؤثر شرح مبادلہ، نسبتی اشاریہ قیمت اور حقیقی مؤثر شرح مبادلہ

م س12ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 3.9 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال 6.7 فیصد کمی آئی تھی۔ م س12ء میں نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں معمولی کمی کا بنیادی سبب یورو کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 4.6 فیصد اضافہ تھا۔ یورو زون میں معاشی کمزوریوں کے باعث اس کی توقع کی جارہی تھی۔ اس سے قطع نظر، دیگر تمام اہم کرنسیوں (امریکی ڈالر، جاپانی ین اور برطانوی پاؤنڈ) کے مقابلے میں روپے کی قدر کم ہوئی جس سے مجموعی طور پر روپے کی قدر میں نامیہ لحاظ سے کمی واقع ہوئی۔

دوسری جانب م س12ء کے دوران نسبتی اشاریہ قیمت میں 8.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 9.3 فیصد اضافہ ہوا تھا جس کا سبب پاکستان کے تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں مقامی گرانی کا نسبتاً زیادہ دباؤ تھا۔[13] درحقیقت نسبتی اشاریہ قیمت بڑھنے سے روپے کی قدر میں نامیہ کمی کا زیادہ تر اثر زائل ہوگیا جس کی وجہ سے م س12ء کے دوران حقیقی مؤثر

12 تاجروں کی جانب سے بیرونی کرنسی قرضے واپس کرنے کے سبب کمرشل بینکوں کے ذخائر بڑھ جاتے ہیں۔

13 مقامی قیمتوں اور اہم تجارتی شراکت داروں کی قیمتوں کا تناسب نسبتی اشاریہ قیمت کہلاتا ہے۔

چارٹ 8.1: اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی کا باعث بننے والے عوامل

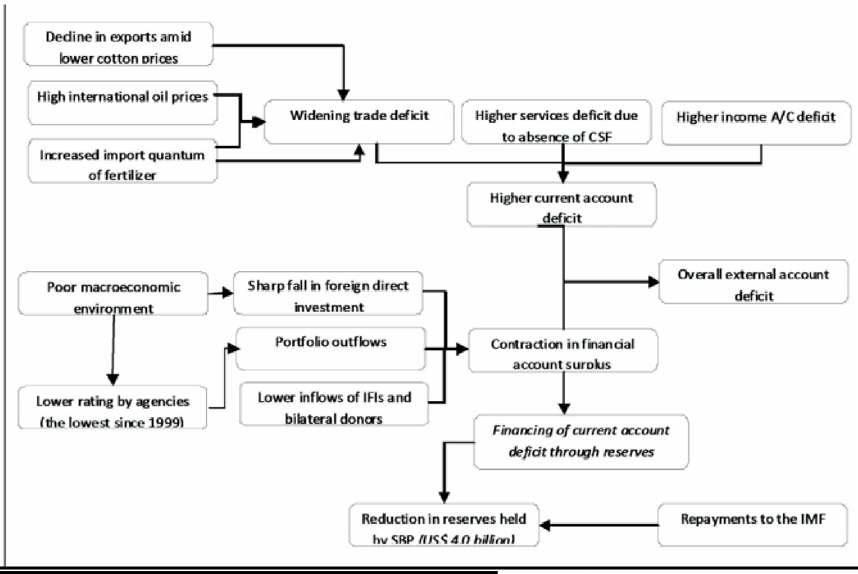

شرح مبادلہ 3.8 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال اس میں معمولی کمی ہوئی تھی۔

8.7 تجارتی کھاتہ[14]

م س12ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 36.2 فیصد سال بسال اضافے سے 21.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا (دیکھئے **شکل 8.11**)۔ تجارتی خسارے کے بڑھنے کا سبب درآمدات میں اضافہ اور برآمدات میں کمی تھی۔

سال کے آغاز پر عالمی معاشی بحالی کے کمزور امکانات اور اپریل 2011ء کی بلند سطح کے بعد کپاس کی عالمی قیمتوں میں معکوس رجحان نے م س12ء میں پہلے ہی برآمدی آمدنی میں کمی کی نشاندہی کر دی تھی۔ تاہم، رسد کی وجہ سے تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے باعث درآمدی بل توقع سے کہیں زیادہ بڑھ گیا۔[15] مزید برآں، ملک میں گیس کی قلت کے باعث کچھ پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کی زیادہ درآمدات ضروری ہو گئی تھیں۔ ان اشیا کے علاوہ پاکستان کی درآمدات زیادہ اضافے کو ظاہر نہیں کرتیں (**شکل 8.12**)۔

تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارفی اشیا کی درآمدات میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے باب 4 اور **شکل 8.13**)۔ اس کے نتیجے میں مجموعی درآمدات میں صارفی اشیا کا حصہ م س05ء میں 56 فیصد سے بڑھ کر م س12ء

شکل 8.10: م س12ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں تخفیف قدر

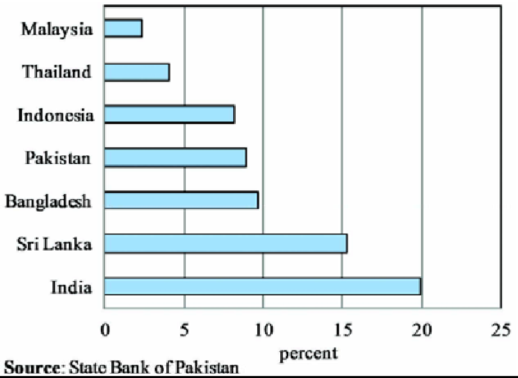

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.11: تجارتی کھاتہ

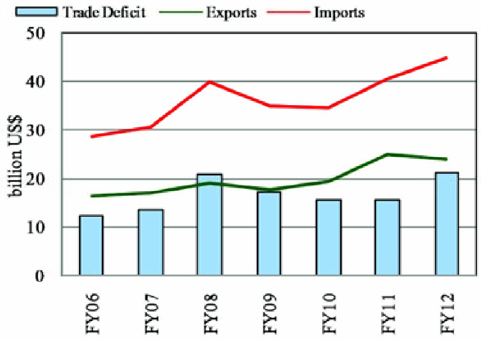

Source: Pakistan Bureau of Statistics

14 اس سیکشن کا تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ ایکس چینج ریکارڈ اعداد و شمار سے مختلف ہے۔

15 'الربیع العربی' نے تیل و گیس کی رسد کو متاثر کیا، سب سے قابل ذکر یہ کہ لیبیا کے تیل کی رسد عارضی طور پر رک گئی جبکہ جاپان میں فوکوشیما کے افسوسناک حادثے نے دنیا بھر میں ایٹمی اور توانائی کے دیگر ذرائع کو بھی متاثر کیا۔ ان دھچکوں کے نتیجے میں دنیا کے بیشتر حصوں میں توانائی کی قیمتیں بڑھ گئیں اور 100 ڈالر فی بیرل سے زائد کی ریکارڈ اوسط سطح تک پہنچ گئیں۔ دنیا کی توانائی کے متعلق برٹش پٹرولیم کا عالمی توانائی کا شماریاتی جائزہ، 2012ء، 61 ویں سالانہ رپورٹ۔

میں70 فیصد ہو گیا ہے۔ یہ تبدیلی مجموعی طلب کے اجزائے ترکیبی سے ہم آہنگ ہے جس کا بڑا حصہ اب صرف پر مشتمل ہے کیونکہ سرمایہ کاری میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔

8.7.1 برآمدات

م س12ء کے دوران برآمدات میں 4.7 فیصد کمی ہوئی جو گزشتہ برس 28.9 فیصد کی نمو سے بالکل مختلف ہے۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے م س12ء کے دوران خوراک، ٹیکسٹائل، پٹرولیم، چمڑا اور چمڑے سے بنی اشیا کی برآمدات میں کمی ریکارڈ کی گئی جبکہ کیمیکلز و ادویات، انجینئرنگ اشیا اور قیمتی پتھر اور زیورات کی برآمدات میں اضافہ ہوا (**جدول 8.3**)۔

زمرہ وار برآمدات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکسٹائل اور چمڑے کی برآمدات کو ناموافق ملکی و بیرونی ماحول سے دباؤ کا سامنا ہے اور مالی سال 12ء کے دوران دونوں میں 10 فیصد کمی ہوئی۔ غذائی گروپ میں اگرچہ گزشتہ سال کے مقابلے میں چاول، گندم اور سبزیوں کی برآمدات میں کمی ہوئی تاہم مچھلی، گوشت اور پھلوں کی برآمدات سے اس کا اثر جزوی طور پر زائل ہو گیا تھا (**جدول 8.4**)۔

باسمتی اور غیر باسمتی دونوں چاولوں کی برآمدات میں لگاتار دوسرے سال کمی واقع ہوئی۔ مقدار کم ہونے کی بڑی وجہ ایرانی منڈی کا نقصان تھا جو بھارت کو ملی کیونکہ اس کی قیمت پاکستانی چاولوں سے کم تھی۔ رپورٹس کے مطابق تھائی لینڈ میں سیلاب کے بعد چاول کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے چاول کی امدادی قیمت متعارف کروانے کے باعث اس کے عالمی نرخ بڑھے۔ عالمی قیمت 200-300 امریکی ڈالر فی میٹرک ٹن کے مقابلے میں تھائی حکومت 500 امریکی ڈالر فی میٹرک ٹن کی پیشکش کر رہی تھی۔ اس کی وجہ سے تھائی لینڈ سے چاول کی برآمدات 44 فیصد کم ہو گئیں جس سے بھارت اور ویتنام نے چاولوں کی منڈی میں اپنا حصہ بڑھا لیا۔ پاکستان ایسا نہیں کر سکا کیونکہ اس کی پیش کردہ قیمت بھارت اور ویتنام دونوں کے مقابلے میں زیادہ تھی۔

شکل 8.12: درآمدی نمو

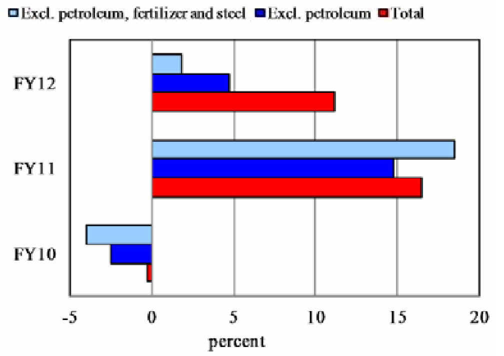

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 8.13: درآمدی درجہ بندی (مجموعے میں حصہ)

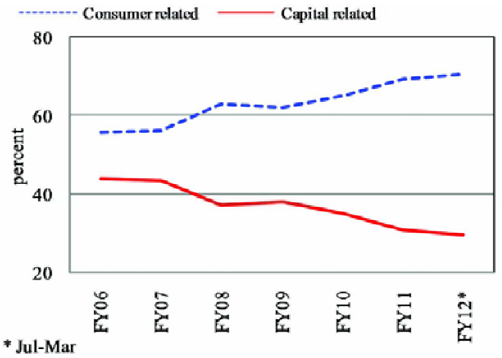

* Jul-Mar
Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 8.3: برآمدی ہیئت ترکیبی (سال بسال نمو فیصد میں)

	م س11ء	م س12ء
غذا	34.6	-4.2
پیٹرولیم	25.4	-28.0
چمڑا	25.3	-4.0
کیمیکلز و دواسازی	22.6	18.1
انجینئرنگ	10.1	11.9
زیورات و جواہرات	-36.5	119.6
کل	**28.6**	**-4.7**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

گندم کی برآمدات میں پاکستان اپنی گزشتہ برس کی ریکارڈ پیداوار (اور بچ جانے والے ذخائر) سے فائدہ نہیں اٹھا سکا کیونکہ عالمی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی جبکہ ملکی امدادی قیمت بڑھ گئی تھی۔[16] مالی سال 12ء میں گندم کی برآمدات 4 لاکھ 9 ہزار ٹن رہیں جو گزشتہ برس ساڑھے 17 لاکھ ٹن تھیں۔[17]

گزشتہ چھ برسوں سے گوشت اور گوشت کی مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے جو م س12ء میں 16 کروڑ 83 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی ہیں جبکہ م س11ء میں 15 کروڑ 24

16 پاکستانی گندم کی قیمت 315 ڈالر فی میٹرک ٹن ہے جبکہ بھارت اور روس کی گندم کی قیمتیں بالترتیب 280 ڈالر اور 250 ڈالر فی میٹرک ٹن ہیں۔

17 مستقبل میں اس صورتحال سے بچنے کے لیے حکومت کو گندم کی امدادی قیمت، عالمی پیداوار اور قیمتوں کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کرنی چاہیے۔

لاکھ ڈالر تھیں۔ اس اضافے کا سبب پاکستان کے معیار میں بہتری کے باعث مشرق وسطیٰ میں طلب کا بڑھنا تھا۔ پنجاب اور سندھ کی حکومتوں نے اپنے صوبوں کے اندر برانڈ ڈ حلال یونٹس قائم کر کے اس رجحان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس شعبے میں خاصے امکانات موجود ہیں لیکن حلال گوشت کی عالمی منڈی میں پاکستان کا حصہ بہت کم ہے۔ حلال گوشت کی عالمی منڈی کا تخمینہ 600 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔[18,19]

م س12 میں مچھلی اور اس سے بنی مصنوعات کی برآمدات میں بلند اکائی قدروں کی وجہ سے 6.5 فیصد اضافہ ہوا۔ غذائی برآمدات میں مچھلی اور اس سے بنی مصنوعات کا حصہ گذشتہ پانچ برسوں سے تقریباً 7 فیصد کی سطح پر ساکت ہے جس کا سبب عالمی معیارات پر عملدر آمد نہ کرنا ہے۔[20] اس کے نتیجے میں برآمدات زیادہ منافع بخش یورپی منڈیوں سے مشرق وسطیٰ کی منڈیوں کو منتقل ہوگئی ہیں۔ اس ذریعے سے برآمدی آمدنی بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ مختلف مرحلوں (ماہی گیری سے پیکیجنگ تک) پر معیار کو بہتر بنایا جائے۔ اس ضمن میں یورپی یونین کے متعدد مشنز پاکستان کا دورہ کر کے پائلٹ پروجیکٹس کے ذریعے کوششیں کر چکے ہیں۔ ہمارے تجزیے کے مطابق اس میں سب سے بڑی رکاوٹ تعلیم کی کمی ہے جس کی وجہ سے زیادہ تر ماہی گیر مچھلیوں کی نشاندہی اور پکڑی جانے والی مچھلیوں کو ذخیرہ کرنے کے پیچیدہ طریقہ کار پر عمل کرنے سے قاصر ہیں۔

جدول 8.4: غذائی برآمدات

ملین امریکی ڈالر	مطلق فرق	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر
چاول	-85.8	-212.5	126.7
الف) باسمتی	-121.2	-188.7	67.5
ب) دیگر	35.3	-64.6	99.9
مچھلی اور مچھلی کی بنی ہوئی اشیا	19.3	-17.3	36.6
پھل	87.7	28.0	59.7
سبزیاں	-66.5	-97.9	31.4
خام تمباکو	2.2	7.8	-5.6
گندم	-457.1	-445.7	-11.5
مصالحے	-0.4	-7.5	7.1
روغنی بیج اور گری وغیرہ	10.1	10.5	-0.4
چینی	27.9	0.0	0.0
گوشت اور گوشت سے بنی ہوئی اشیا	22.6	10.0	12.6
غذائی گروپ	**-184.3**		

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 8.5: م س12ء ٹیکسٹائل برآمدات

ملین امریکی ڈالر	نمو (فیصد)	مطلق فرق	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر
خام کپاس	28.4	102.3	288.8	-186.5
سوتی دھاگہ	-17.8	-388.2	155.6	-543.8
سوتی کپڑا	-4.2	-108	-0.4	0.2
صاف کپاس	-61.4	-18.7	-20.4	1.7
ہوزری	-13.9	-319.3	-560.8	241.5
بستر کی چادریں	-16.2	-337	-394.9	57.8
تولیے	-10	-75.9	-134.8	58.9
تیار ملبوسات	-8.6	-153.6	-494	340.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ٹیکسٹائلز

م س12ء کے دوران امریکہ اور یورپی یونین میں پست صارفی اخراجات کے باعث ٹیکسٹائل برآمدات میں 1.4 ارب ڈالر کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ ٹیکسٹائل بنانے والے دیگر ممالک جیسے چین، بھارت، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا کو بھی ان منڈیوں کو بھیجی جانے والی برآمدات میں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ درحقیقت دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی برآمدات میں کمی معمولی تھی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پاکستان کی اکائی قدریں دیگر مسابقت کاروں سے کم ہیں جبکہ خریداروں نے بھی کم قیمت مصنوعات کو ترجیح دی۔[21]

مزید برآں م س12ء میں کپاس اور سوتی دھاگے کی اکائی قیمتوں کے گرنے کی وجہ سے بھی برآمدی آمدنی متاثر ہوئی۔ دھاگے کی قیمتوں کے منفی اثر کی وجہ سے مقدار سے حاصل ہونے والے فوائد مکمل طور پر زائل ہوگئے جبکہ خام کپاس نے بھی منفی اثرات مرتب کیے (**جدول 8.5**)۔[22]

ناسازگار عالمی حالات کے علاوہ پاکستانی ٹیکسٹائل توانائی کی مقامی قلت کی وجہ سے بھی متاثر ہوئی تھی کیونکہ مقامی اشیا ساز ترسیل کی ڈیڈ لائن پوری نہیں کر سکے۔ اس سے برآمدی منڈیوں میں قابل بھروسہ رسد کنندہ کے طور پر ان کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا۔

---

18 ماخذ: www.halalpakistan.com

19 دنیا میں حلال گوشت کے سب سے بڑے برآمد کنندگان برازیل، فرانس، تھائی لینڈ اور ملائیشیا ہیں جبکہ مشرق وسطیٰ اور امریکہ سب سے بڑے درآمد کنندگان ہیں۔

20 یکم جنوری 1995ء سے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے قیام کے ساتھ حفظان صحت اور فائٹوسینٹری پیمانوں (''ایس پی ایس ایگریمنٹ'') کا نفاذ ہوا تھا جو خوراک کے تحفظ، جانوروں اور پودوں کی صحت پر اطلاق کے متعلق ہیں۔

21 تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 12-2011ء کا ضمیمہ 1 دیکھئے۔

22 م س12ء میں نیویارک میں کپاس کی قیمت 105.2 سینٹ فی پونڈ تھی جبکہ م س11ء میں 157.9 سینٹ فی پونڈ تھی۔

م س12ء میں چمڑے کی برآمدات میں 3.6 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ سال اس میں 25.4 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ چمڑے کی برآمدات بشمول تیار ملبوسات اور جوتوں کی برآمدات میں بالترتیب 15.47 اور 5.8 فیصد کمی ہوئی۔ چمڑے کی مصنوعات نسبتاً مہنگی اور عالمی معاشی حالات کے مقابلے میں زیادہ حساس ہوتی ہیں۔ پاکستانی برآمد کنندگان کو چین اور بھارت سے سخت مسابقت کا سامنا ہے کیونکہ وہ نہ صرف کفایت حجم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں بلکہ ان کے پاس ڈیزائننگ اور اشیا سازی کی بہتر سہولتیں بھی ہیں۔ مزید برآں عالمی منڈی میں سستے متبادل کی دستیابی اور پیداوار کی بڑھتی ہوئی مقامی لاگت کے باعث پاکستانی برآمدات کی مسابقت کو نقصان پہنچا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس شعبے میں پاکستان کی برانڈنگ اپنے مسابقت کاروں کے مقابلے میں زیادہ موثر نہیں ہے۔

م س 12ء میں عام پورٹ لینڈ سیمنٹ (OPC) کی برآمدات میں بہتری کے باعث سیمنٹ کی برآمدات 2.1 فیصد اضافہ ہوا۔[23]

افغانستان سے بلند طلب کے علاوہ بھارت اور سری لنکا سے تعلقات میں بہتری آنے سے عام پورٹ لینڈ سیمنٹ کی برآمدات کو فائدہ ہوا کیونکہ تعلقات میں بہتری کی وجہ سے درآمدی پابندیوں میں نرمی دیکھنے میں آئی۔ اس کے نتیجے میں م س12ء کی دوسری ششماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں بہتری آئی (**شکل 8.15**)۔ عام پورٹ لینڈ سیمنٹ کے برعکس سلفیٹ ریزسٹنٹ سیمنٹ کی اہم منڈی عراق کو برآمدات میں کمی ہوئی اس کی بنیادی وجہ ایران اور متحدہ عرب امارات سے مسابقت ہے جنہیں اس ملک سے جغرافیائی قربت سے فائدہ پہنچا تھا۔[24]

شکل 8.14: ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو میں حصہ

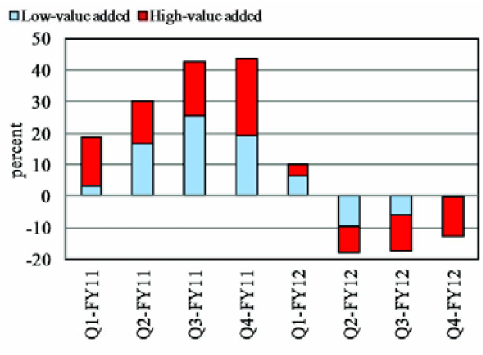

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 8.15: سیمنٹ کی برآمدات (سال بسال نمو)

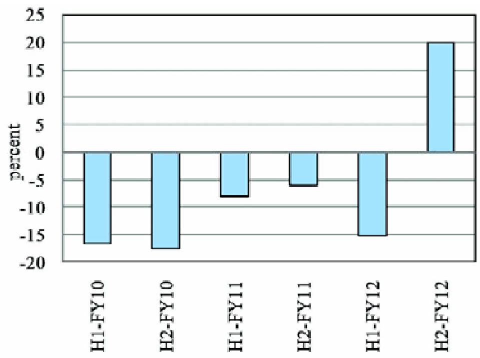

Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 8.6: 10 سرفہرست برآمدی ممالک

ملین امریکی ڈالر

	م س11ء	م س12ء	سال بسال نمو	فیصد حصہ
امریکہ	3956.9	3533.0	-10.7	15.0
متحدہ عرب امارات	1808.1	2303.1	27.4	9.7
افغانستان	2335.0	2247.6	-3.7	9.5
چین	1634.3	2195.5	34.3	9.3
برطانیہ	1206.1	1184.2	-1.8	5.0
جرمنی	1271.9	1052.9	-17.2	4.5
بنگلہ دیش	1015.0	634.8	-37.5	2.7
اٹلی	790.1	580.0	-26.6	2.5
بلجیم	658.9	521.8	-20.8	2.2
اسپین	571.4	490.1	-14.2	2.1
کل	**24810.4**	**23631.9**	**-4.8**	**62.3**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمدات کی سمت

پاکستانی برآمدات کے مقام کے لحاظ سے امریکہ سرفہرست ہے جس کے بعد متحدہ عرب امارات، افغانستان اور چین آتے ہیں (**جدول 8.6**)۔[25] بنگلہ دیش کا شمار بھی پاکستان کے سرفہرست برآمدی ممالک میں ہوتا ہے جس کا مجموعی برآمدات میں حصہ 2.7 فیصد ہے۔ متحدہ عرب امارات اور چین کو کی گئی برآمدات گذشتہ سال کے مقابلے میں بڑھی ہیں جبکہ امریکہ اور یورپ کو برآمدات میں کمی ہوئی ہے۔ امریکہ اور یورپ کی معیشتوں کو درپیش مالی و اقتصادی مشکلات برآمدات میں کمی کا باعث بنیں۔ دوسری جانب بنگلہ دیش کو برآمدات میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 46.3 فیصد کمی ہوئی جس کا سبب

23 عام پورٹ لینڈ سیمنٹ کا ملکی پیداوار میں حصہ 90 فیصد بنتا ہے گذشتہ سال کمی کے بعد م س12ء کے دوران اس میں 3.8 فیصد اضافہ ہوا۔

24 پاکستان کی سیمنٹ کی برآمدات پر بھارت اور سری لنکا کی جانب سے برآمدی لائسنسوں اور معیارات میں نرمی کے بعد جولائی تا مئی م س12ء میں ان دونوں ملکوں کو عام پورٹ لینڈ سیمنٹ کی برآمدات میں بالترتیب 11 فیصد اور 41 فیصد اضافہ ہوا۔

25 پاکستان کی برآمدات میں افغانستان کے حصے میں حالیہ برسوں کے دوران حیران کن طور پر تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ تاہم، اس کا اہم سبب یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان غیر رسمی تجارت کو اب دستاویزی شکل دی جا رہی ہے۔

بلند بیس افیکٹ تھا۔ گذشتہ سال عالمی منڈی میں خام کپاس کی قلت کے باعث بنگلہ دیش نے پاکستان سے بڑی مقدار میں خام کپاس درآمد کی تھی۔

منڈی کا تنوع

مثبت پہلو یہ ہے کہ منڈی کے تنوع میں کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ روایتی طور پر پاکستان کی برآمدات کا ارتکاز امریکہ اور یورپی منڈیوں کی طرف رہا ہے جس کی وجہ سے برآمدات ان کی معیشتوں میں تبدیلیوں سے اثر قبول کرتی ہیں۔ تاہم مس03ء کے بعد سے پاکستان نے اپنی برآمدی منڈیوں کو بتدریج متنوع بنایا ہے۔ مس03ء میں شمالی امریکہ اور یورپی یونین کو برآمدات 55 فیصد سے کم ہو کر مس11ء میں 43 فیصد ہوگئیں جبکہ برآمدات میں ایشیا کا حصہ 39 فیصد سے بڑھ کر 50 فیصد ہو گیا ہے۔ یہ ایک خوش آئند رجحان ہے کیونکہ ایشیا عالمی اقتصادی نمو کو تیزی سے بڑھا رہا ہے۔ جنی ہرشمین اشاریے سے بھی اس تنوع کی تصدیق ہوتی ہے (**شکل 8.16**)۔[26]

شکل 8.16: برآمدات کا جغرافیائی ارتکاز

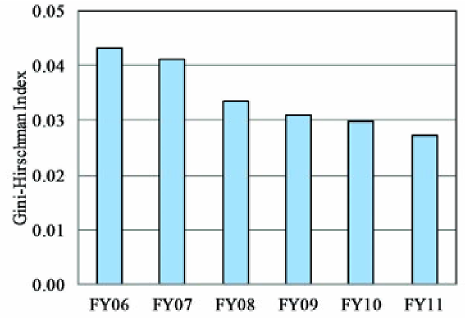

Source: Pakistan Bureau of Statistics; Analyst calculations

8.7.2 درآمدات

مس12ء میں درآمدات 11.1 فیصد سال بسال نمو سے 44.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جس کا سبب اجناس کی عالمی قیمتیں خصوصاً تیل کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ تھا۔ مس12ء کے دوران قیمتوں کے علاوہ توانائی، تعمیرات، ٹرانسپورٹ اور زرعی شعبے کی درآمدی مقدار بڑھنے کی وجہ سے درآمدی بل میں اضافہ ہوا (**شکل 8.17**)۔

شکل 8.17: درآمدی نمو میں حصہ

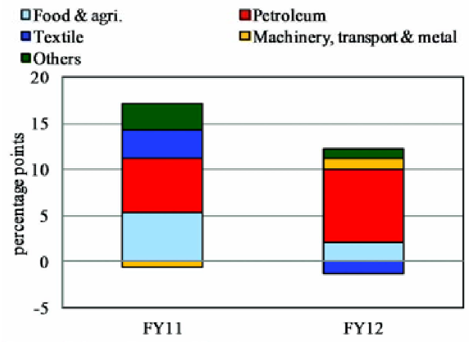

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مس12ء کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں ہونے والے اضافے میں قیمت اور بلند طلب دونوں کا حصہ تھا۔ گیس کی لوڈشیڈنگ، گاڑیوں کی فروخت میں اضافے اور سی این جی اور پیٹرول کے درمیان قیمتوں میں کم ہوتا فرق پٹرولیم مصنوعات کی طلب بڑھانے کا باعث بنا۔ دوسری جانب خام تیل کی درآمدات میں کمی ریفائنریوں کی وجہ سے تھی کیونکہ ان میں بڑھتے ہوئے گردشی قرضوں کی وجہ سے تیل خریدنے کی قوت نہیں تھی (دیکھئے باب 3 توانائی)۔

شکل 8.18: مکمل ساختہ یونٹ کی درآمدات

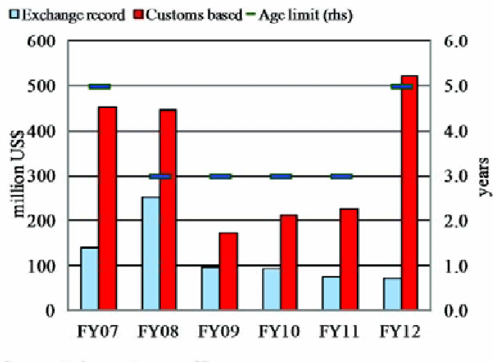

Source: Pakistan Bureau of Statistics

پام آئل کی درآمدات میں مسلسل دوسرے سال اضافہ ہوا اور مس12ء میں 20.7 فیصد نمو ہوئی۔ انڈونیشیا کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدے کی وجہ سے مقدار میں اضافہ ہوا، اس معاہدے کی منظوری ستمبر 2011ء میں دی گئی اور یکم جنوری 2012ء سے یہ نافذ العمل ہے۔ اس معاہدے کے نتیجے میں پاکستان نے دنیا کے پام آئل کی پیداوار میں سرفہرست ممالک سے درآمد پر ڈیوٹی میں 15 فیصد کمی کردی تھی۔[27]

کھاد کی درآمدات بدستور مضبوط رہی۔ سال کے دوران کھاد کی صنعت کو گیس کی فراہمی کم رہی اور پیداوار گرنے کے باعث یوریا کی درآمد ضروری ہوگئی تھی۔ تاہم، حکومت نے موسم

26 جنی ہرشمین کے جغرافیائی ارتکاز کے اشاریہ کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے جہاں 'i' ملک کو برآمد کی گئی سالانہ قدر کو سے ظاہر کیا جاتا ہے، جبکہ مجموعی برآمدات کی سالانہ قدر x ہے۔ اشاریہ کی بلند قیمت کا مطلب ہے کہ ملک کی برآمدات زیادہ مرتکز ہیں۔ مثلاً اگر قیمت ایک ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ملک کسی ایک ملک کو برآمد کرتا ہے۔

27 انڈونیشیا دنیا میں پام آئل برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے، جس کے بعد ملائشیا کا نمبر آتا ہے۔ دوسری جانب، پاکستان دنیا میں پام آئل کا تیسرا بڑا خریدار ہے۔

خریف کے لیے کھاد کی درآمدی طلب کا تخمینہ زیادہ لگایا جس سے م س 12ء کی دوسری ششماہی میں یوریا کا ذخیرہ جمع ہوگیا تھا۔ اس اضافی رسد کی وجہ سے ملکی قیمتیں دباؤ کا شکار ہوگئیں اور عملی لاگت بڑھنے، پیداوار میں کمی اور دباؤ کا شکار قیمتوں کے باعث اشیا سازوں کی نفع یابی بھی متاثر ہوئی۔ چونکہ درآمدات پر زر اعانت کی فراہمی کے باعث عالمی قیمتوں کے مقابلے میں مقامی قیمتیں کم ہیں، اس لیے حکومت کے زر اعانت کے بل میں اضافہ ہوگیا۔ کھاد کی صنعت کو گیس کی فراہمی سے متعلق نئے انتظامات اور باقی ماندہ اسٹاک کی وجہ سے امید ہے کہ اگلے سال کھاد کی درآمد کم ہوجائے گی۔[28]

م س 12ء کے دوران روڈ موٹر گاڑیوں میں 20.6 فیصد کا اضافہ ہوا جس کا سبب کاروں، بسوں اور موٹر سائیکلوں کے مکمل ساختہ یونٹس کی درآمدات کا بڑھنا تھا۔

بڑھتی ہوئی مقامی قیمتوں کے تناظر میں مقامی طور پر تیار شدہ کاروں کو جاپان سے استعمال شدہ درآمدی گاڑیوں سے سخت مسابقت کا سامنا ہے جن میں گذشتہ سال کے مقابلے میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔[29] پانچ سال تک پرانی ہونے کے باوجود منقولی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کاریں قیمت اور اپنی اندرونی خصوصیات کی وجہ سے مقامی طور پر تیار شدہ گاڑیوں سے خاصی مسابقت کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ کسٹم ریکارڈ کے مطابق 52 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کے مکمل ساختہ یونٹ درآمد کیے گئے جبکہ ایکسچینج ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف 7 کروڑ 6 لاکھ ڈالر کی درآمدات ہوئیں (**شکل 8.18**)۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ استعمال شدہ درآمدی گاڑیوں کے بڑے حصے کی ادائیگیاں ملک سے باہر ہوتی ہیں۔[30]

جدول 8.7: مشینری کی درآمدی نمو میں حصہ

فیصد درجہ

	م س 11ء	م س 12ء
بجلی کی پیداوار	-7.8	0.4
دفتری مشینری	0.3	0.8
ٹیکسٹائل	3.0	-0.2
تعمیرات وکان کنی	-0.9	0.6
برقی آلات	2.2	0.4
ٹیلی کام	4.9	4.6
الف) موبائل فون	3.9	3.1
ب) دیگر آلات	1.0	1.5
زرعی مشینری	-1.8	0.5
دیگر مشینری	-1.6	-0.2
کل مشینری	**-1.7**	**6.9**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 8.8: اہم اشیا کی درآمدات میں سال بسال کی ریکارڈ کی گئی

	مطلق فرق ملین امریکی ڈالر	سال بسال نمو (فیصد)	
	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء
چینی	-669.6	132.2	-97.7
طیارے، جہاز وغیرہ	-456.4	5.9	-55.4
خام کپاس	-489.9	62.0	-50.0
پٹ سن	-19.6	12.1	-27.4
سویابین آئل	-15.5	142.2	-23.2
ایلومینیم	-15.3	-1.3	-10.9
کیڑے مار دوا	-16.7	-4.1	-10.9

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مستقبل میں یورو II اخراج کے معیارات پر عملدرآمد کے باعث مقامی طور پر اسمبل ہونے والے بعض ماڈلز کی پیداوار بتدریج روک دی جائے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ درآمدی گاڑیوں خصوصاً 1500 سی سی سے کم کی گاڑیوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔[31] تاہم فرسودگی الاؤنس، جو ڈیوٹی کے لیے کلیم کیا جاسکتا، کو محدود کرنے کے حالیہ حکومتی فیصلے سے (جس سے کسٹم ڈیوٹی عملاً بڑھ گئی) قیمت بڑھنے پر درآمدات میں کمی آئے گی۔[32]

م س 12ء کے دوران مشینری کی درآمدات میں 6.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 1.7 فیصد کمی ہوئی تھی (**جدول 8.7**)۔ یہ نمو ٹیلی کام مشینری جس میں زیادہ تر سیلولر فون ہیں کی وجہ سے ہوئی۔ دیگر مشینری گروپ کا حصہ نسبتاً کم ہے اور ٹیکسٹائل مشینری میں منفی نمو دیکھی گئی۔

28 تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 12-2011 کا ضمیمہ 3 کھاد دیکھیے۔

29 پاکستان موٹر ڈیلرز ایسوسی ایشن کے مطابق م س 12ء میں تقریباً 55 ہزار 700 استعمال شدہ گاڑیاں درآمد کی گئیں جبکہ گذشتہ سال 11300 یونٹ درآمد کیے گئے تھے۔

30 عام طور پر استعمال شدہ گاڑیوں کے درآمد کنندگان کے میزبان ملک میں ایجنٹ ہوتے ہیں جو وہاں تارکین وطن سے پیسے وصول کرتے ہیں۔ پاکستان میں درآمد کنندگان تارکین وطن کے رشتے داروں کو روپے میں ادائیگی کرتے ہیں اور کار یا تو تحفے یا رہائش منتقلی اسکیم کے تحت درآمد کی جاتی ہے۔

31 م س 12ء کے دوران استعمال شدہ درآمد کی گئی کاروں میں ان کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے۔

32 فیڈرل بیورو آف ریونیو کے CGO 13/2012 تحت۔

گذشتہ سال کے مقابلے میں چینی کی درآمدات میں 98.0 فیصد کمی واقع ہوئی کیونکہ مقامی پیداوار بہتر ہونے اور گذشتہ سال کے بچے ہوئے ذخیرے کی وجہ سے یہ دستیاب رہی تھی (جدول 8.8)۔[33] درحقیقت پاکستان اس وقت چینی کو برآمد کرنے کی پوزیشن میں ہے اور اس کے پاس ایران کے ساتھ تبادلے کی تجارت کا موقع ہے کیونکہ ایران عالمی منڈی سے 16 لاکھ ٹن چینی خریدنے کی منصوبہ بندی کررہا ہے۔ پاکستان، ایران کو کھاد کے بدلے کم ازکم 2 لاکھ ٹن چینی کی پیشکش کرسکتا ہے۔[34]

گذشتہ سال کے مقابلے میں کپاس کی فصل اچھی ہونے کی وجہ سے خام کپاس کی درآمدات میں کمی ہوئی۔ یہ مس11ء کے بالکل برعکس ہے جب پاکستان کو مقامی ٹیکسٹائل صنعت کی ضروریات پورا کرنے کے لیے کافی مقدار میں کپاس درآمد کرنا پڑی تھی۔ یہ بات مدنظر رکھی جائے کہ گذشتہ سال چین اور بنگلہ دیش کو کپاس کی برآمدات کے بعد پاکستان کو کپاس کی قلت کا سامنا تھا۔

33 گذشتہ تین برسوں میں پاکستان نے برازیل، تھائی لینڈ، بھارت، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے ساڑھے 16 لاکھ میٹرک ٹن چینی درآمد کی۔
34 ماخذ: پاکستان شوگر مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن۔